سیّدنا حسّان بن ثابتؓ مناقب و مرویات

ڈاکٹر محمود احمد، اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ علومِ اسلامیہ و عربی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

Abstract

Hazrat Hassan bin sabit was a great poet of Islam, he entitled: poet of Holy (ﷺ) Prophet (PBUH) by the other companions of Holy prophet. He served Islam as a poet, defending the Holy Prophet (PBUH) from the enemies of Islam. He was appreciated by the Holy Prophet (PBUH). The Holy Prophet (PBUH) preferred him as a poet among other Arabian and Islamic poets. He was admired by the Holy Prophet (PBUH)saying in this way that Jibrail assist him during the revelation of poetry. He replied those who oppose Islam and Holy Prophet (PBUH) in their poetry. As concerned his narrated Ahadith, the number of his narrates are very short. The article would be the gateway for the researchers who are researching in the Hadith scinces.

مداح ونعت خوان مصطفیٰ سیدنا ابوالولید حسان بن ثابت بن منذر رضی اللہ عنہ کا تعلق مدینہ منورہ کے قبیلہ بنوخزرج سے تھا۔ آپ نبی کریم ﷺ کے قرابت دار بھی تھے کیوں کہ نبی کریم ﷺ کے جد امجد عبدالمطلب بن ہاشم کے ننھیال کا تعلق قبیلہ بنو خزرج کی ایک شاخ بنونجار سے تھا۔

سیّدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مولد الرسول سے آٹھ برس قبل مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے آپ نے ساٹھ برس کی عمر میں اسلام قبول کیا ،زمانہ جاہلیت میں بھی آپ شاعر تھے اور اپنے قبیلہ بنوخزرج کے دفاع میں شاعری کرتے تھے ، بعد از قبول اسلام انھوں نے اسلام اور نبی اسلام ﷺ کے دفاع میں شعر کہنا شروع کیے جس کی وجہ سے ''شاعر رسول'' کا لقب پایا۔ آپ قریش کے اسلام دشمن شعرا کی ہجو کا مسکت جواب دیتے تھے۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی شان میں بے شمار شعر کہے۔ وہ جلیل القدر صحابی تھے، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک ان کی بہت فضیلت تھی۔ یہاں آپ کے فضائل ومناقب کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

فضائل ومناقب :

آپ کے فضائل ومناقب کا اندازہ مندرجہ ذیل احادیث نبویہ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے جو نبی کریم ﷺ نے مختلف مواقع پر آپ کے بارہ میں ارشاد فرمائیں، ان میں سے بعض احادیث کا ذکر کیا جاتا ہے۔

o سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سیدنا حسّان رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے سنا : **إِنّ رُوْحَ الْقُدُس لَایَزَالُ یُؤَیّدُکَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ** جب تک تم اللہ عزوجل اور اس کے رسول کی طرف سے ان کا دفاع کرتے رہو گے روح القدس (جبرائیل علیہ السلام) تمہاری تائید کرتے رہیں گے، نیز سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حسان نے کفارِ قریش کی ہجو کر کے مسلمانوں کو شفا دی (یعنی ان کا دل ٹھنڈا کر دیا) اور اپنے آپ کو شفا دی (یعنی اپنا سینہ ٹھنڈا کیا)۔ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے (کفار کی ہجو میں) کہا:

هَجَوْتَ مُحَمّدًا فَأَجَبْتُ عَنْه — وَعِنْدَ اللهِ فِی ذَاکَ الْجَزَاءُ

هَجَوْتَ مُحَمّدًا بَرًّا تقِیًا — رَسُوْلَ اللهِ شِیْمَتُهُ الْوَفَا

فَإِنّ أَبِی وَوَالِدَتی وَعِرْضِی — لِعِرْضِ مُحَمّدٍ مِنْکُمْ وِقَاءٌ ۱

''تم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجو کی، تو میں نے آپ ﷺ کی طرف سے جواب دیا ہے اور اس کی اصل جزا اللہ عزوجل ہی کے پاس ہے۔''

''تم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجو کی، جو نیک ہیں اور ادیانِ باطلہ سے اعراض کرنے والے ہیں، وہ اللہ عزوجل کے (سچے) رسول ہیں اور ان کی خصلت وفا کرنا ہے۔''

''بلا شبہ میرے والدین اور میری عزت (سب کچھ)، محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لیے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔''

سیّدنا عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو سخت ناپسند فرماتی تھیں کہ ان کے سامنے سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا جائے (اگرچہ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں میں شامل تھے)۔ آپ فرماتی تھیں انہیں برا بھلا مت کہو،) انہوں نے (نبی اکرم ﷺ کی شان میں) یہ نعت پڑھی ہے :

فَإِنّ أَبِی وَوَالِدَهُ وَعِرْضِی

لِعِرْضِ مُحَمّدٍ مِنْکُمْ وِقَاءُ ۲

''بلاشبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لیے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔''

o سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سیدنا حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا : **اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِیْلُ مَعَکَ** ''مشرکین کی ہجو کرو (یعنی ان کی مذمت میں اشعار پڑھو) اور جبرائیل علیہ السلام بھی (اس کام میں) تمہارے ساتھ ہیں۔'' صحیح بخاری کی ایک روایت کے الفاظ ہیں : نبی اکرم ﷺ نے قریظہ کے روز حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مشرکین کی ہجو (یعنی مذمت) کرو یقیناً جبرائیل علیہ السلام بھی (میری ناموس کے دفاع میں) تمہارے ساتھ شریک ہیں)۔ ۳

o سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت طلب کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا : **کَیْفَ بِنَسَبِی** ؟ میرے نسب کا کیا ہوگا؟ تو انہوں نے عرض کی : (یا رسول اللہ!) **لَأَسُلّنّکَ مِنهُمْ کَمَا تُسَلُّ الشّعَرَةُ مِنَ الْعَجِیْنِ.** میں آپ کے نسب مبارک کو ان (مشرکین) سے ایسے نکال لوں گا،

جیسے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔۴؎

o سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کی : یا رسول اللہ ! اِئْذَنْ لِی فِی أَبِی سُفْیَانَ "مجھے ابوسفیان کی ہجو کی اجازت دیجیے۔" آپ ﷺ نے فرمایا : کَیْفَ بِقَرَابَتِی مِنْهُ ؟ اس کے ساتھ میری جو قرابت ہے اس کا کیا کرو گے؟ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کی : وَالَّذِی أَکْرَمَکَ، لَأَسُلَّنَّکَ مِنْهُمْ کَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْخَمِیْرِ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت وتکریم عطا کی ہے ! میں آپ (کے نسب مبارک) کو ان سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ پھر سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے یہ قصیدہ کہا:

وَإِنّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ

بَنُوْ بِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَوَالِدُکَ الْعَبْدُ۵؎

"آل ہاشم کی بزرگی کا کوہان بنت مخزوم کی اولاد ہے، اور تیرا باپ تو غلام تھا۔"

o سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : اهْجُوا قُرَیْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَیْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ قریش کی ہجو کرو، کیوں کہ ان (گستاخوں) پر (میری نعت اور) اپنی ہجو تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ شاق گزرتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ کفار قریش کی ہجو کرو، انہوں نے کفار قریش کی ہجو کی، وہ آپ کو پسند نہیں آئی، پھر آپ نے سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، پھر سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا جب سیدنا حسان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کی: اب وقت آ گیا ہے، آپ نے اس شیر کی طرف پیغام بھیجا ہے جو اپنی دم سے مارتا ہے پھر اپنی زبان نکال کر ہلانے لگے۔ پھر عرض کی: (یا رسول اللہ!) اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، میں اپنی زبان سے انہیں اس طرح چیر پھاڑ کر رکھ دوں گا جس طرح چمڑے کو پھاڑتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جلدی نہ کرو، یقیناً ابوبکر رضی اللہ عنہ قریش کے نسب کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور ان میں میرا نسب بھی ہے۔ (تم ان کے پاس جاؤ) تاکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ میرا نسب ان سے الگ کر دیں۔ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، پھر واپس لوٹے اور عرض کی : یا رسول اللہ ! ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے لیے آپ کا نسب الگ کر دیا ہے۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے ! میں آپ ﷺ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔۶؎

o سیدنا ابن مسیّب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے حلقہ میں جہاں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، ان سے دریافت کیا : اے ابوہریرہ ! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے : (اے حسان !) میری طرف سے (کفار ومشرکین کو) جواب دو، اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے تمہاری مدد فرمائے گا؟ تو انہوں نے جواب دیا : ہاں، اللہ کی قسم ! میں نے سنا ہے۔۷؎

o سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا : رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی میں سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے منبر رکھتے تھے جس پر وہ کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے (مشرکین کے مقابلہ میں) فخر یا دفاع کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے : إِنّ اللهَ یُؤَیِّدُ حَسّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا یُفَاخِرُ أَوْ یُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم .بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان (رضی اللہ عنہ) کی مدد فرماتا رہے گا جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے فخر یا دفاع کرتا رہے گا۔۸

o سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :مومنوں کی عزتوں کی حفاظت کون کرے گا؟ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی :(یا رسول اللہ!) میں اور سیدنا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے بھی عرض کی :(یا رسول اللہ!) میں (حفاظت کروں گا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا :بے شک تو عمدہ شعر کہنے والا ہے۔ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کی :(یا رسول اللہ!) میں (بھی حفاظت کروں گا)۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: **أُهْجُهُمْ، فَإِنَّهُ سَيُعِيْنُكَ عَلَيْهِمْ رُوْحُ الْقُدُسِ** تم مشرکین کی ہجو کرو اور اس کام میں روح القدس تمہاری مدد کرے گا۔۹

o سیدنا بریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ کی مدح کے سلسلہ میں ستر اشعار کے ساتھ مدد فرمائی۔۱۰

o سیدنا ہشام بن حسان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سیدنا حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا :**وَإِيَاكَ يَا سَيِّدَ الشُّعَرَاءِ**۱۱ اور (سناؤ!) اے شاعروں کے سردار!

o سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا :جب نبی اکرم ﷺ فتح کے سال (مکہ میں) داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے عورتوں کو فرطِ مسرت سے گھوڑوں کے چہروں پر شراب کے کٹورے مارتے دیکھا تو آپ ﷺ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر تبسم ریز ہوئے اور فرمایا :اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) !حسان (رضی اللہ عنہ) نے کیسے شعر کہا تھا؟ تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ شعر پڑھا :

عَدِمَتُ ثُنَيَتِي إِنْ لَمْ تَرَوْهَا
تُثِيْرُ النَّقْعَ مِنْ كَتَفَى كِدَاءُ
يُنَازِعْنَ الْأَعِنَةَ مُسْرِعَاتٍ
يَلْطِمُهُنَّ بِالْخَمرِ النِّسَاءُ

میرا دہن نابود ہو جائے اگر تم اسے دیکھ نہ سکو۔ (میں خود پر گریہ کروں یعنی مر جاؤں) اگر تم گھوڑوں کو مقام کداء کی طرف گرد اُڑاتے نہ دیکھو۔ وہ گھوڑے جو تمہاری طرف دوڑتے ہیں، اور ان کی تھوتھنیوں پر عورتیں شراب پھینکتی ہیں۔

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: **اُدْخُلُوْا مِنْ حَيْثُ قَالَ حَسَّانُ** وہیں سے داخل ہو جاؤ، جہاں سے داخل ہونے کا حسان نے کہا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا :اس حدیث کی سند صحیح ہے۔۱۲

o سیدنا حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو مندرجہ ذیل اشعار سنائے :

شَهِدْتُ بِإِذْنِ اللهِ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ الَّذِى فَوْقَ السَّمَاوَاتِ مِنْ عَلُ
وَأَنَّ أَبَا يَحْيٰى وَيَحْيٰى كِلَاهُمَا لَهُ عَمَلٌ فِى دِيْنِهِ مُتَقَبَّلُ

وَأَنّ أَخَا الْأَحْقَافِ إِذْ قَامَ فِيهِمْ　　يَقُوْلُ بِذَاتِ اللهِ فِيهِمْ وَيَعْدِلُ ۱۳

''میں اللہ تعالیٰ کے اذن سے یہ گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ ربّ العزت کے برگزیدہ رسول ہیں اور بے شک ابو یحییٰ (یعنی زکریا علیہ السلام) اور یحییٰ علیہ السلام دونوں آپ ﷺ کے دین میں مقبول عمل ہیں، اور ہود علیہ السلام جب اپنی قوم میں کھڑے ہوتے تو فرماتے :اللہ کی ذات کی قسم !وہ نبی آخرالزماں ان میں ہیں اور وہ عدل وانصاف کرنے والے ہیں۔تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا :وَأَنَا اور وہ (نبی آخرالزماں) میں ہی ہوں۔''

o سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر بنوا رکھا تھا۔ وہ اس پر (نبی کریم ﷺ کی شان میں) اشعار کہتے۔۱۴

o سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں کہ میں نے ایسا شعر نہیں سنا جو سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کی شاعری سے بہتر ہو اور میں نے جب بھی سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کا شعر پڑھا تو ان کے لیے جنت کی آرزو کی۔ (بالخصوص) ان کا وہ شعر جو ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب کی (ہجو میں) انہوں نے کہا تھا:

هَجُوْتَ مُحَمّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ
فَإِنّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ
أَتَشْتِمُهُ وَلَسْتَ لَهُ بِكُفْءٍ
فَشَرُّكُمَا لِخَيْرِكُمَا الْفِدَاءُ
لِسَانِي صَارِمٌ لَا عَيْبَ فِيْهِ
وَيَجْرِي لَا تُكَدِّرُهُ الدِّلَاءُ ۱۵

''تو نے محمد ﷺ کی مذمت کی تو میں تجھے آپ ﷺ کی جانب سے اس مذمت کا جواب دیتا ہوں اور یہ کہ اس جواب کی جزاء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاؤں گا، کیوں کہ مجھے یقین ہے کہ بلاشبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ) محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لیے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔تمہاری مجال کیسے ہوئی کہ تم (ہمارے نبی) محمد ﷺ کو (سبّ وشتم) کرو جب کہ تمہارا اوران کا تو کوئی جوڑ ہی نہیں۔ بس پھر یہ بات ٹھہری کہ تمہارا شر تمہارے خیر پر قربان ہو گیا میری زبان تو (گستاخِ رسول کے خلاف) تیزی سے کاٹ کرنے والی ہے اور اِس میں کوئی عیب اور دوہرا معیار نہیں (یعنی ناموس مصطفیٰ ﷺ کے دفاع میں ہم ساری مصلحتیں بالائے طاق رکھ دیتے ہیں) اور یہ زبان آپ ﷺ کی مدح سرائی میں ہمیشہ محو رہی ہے اور آئندہ بھی اسی ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کی نعت گوئی میں ہی مصروف رہے گی۔ اور کوئی پلیدی اسے گدلا نہیں کر سکے گی۔''

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا :اے اُمّ المؤمنین ! کیا یہ لغو بات نہیں؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا : نہیں، بلکہ فضول باتیں وہ ہیں جو عورتوں کے ہاں بطورِ تغزل کہی جاتی ہیں (جب کہ یہ تو مدحتِ مصطفیٰ ﷺ ہے)۔

o سیدنا حسن برادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان فرمایا :جب یہ آیت مبارکہ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ ۱۶(اور شاعروں کی پیروی بہکے ہوئے لوگ ہی کرتے ہیں) نازل ہوئی تو سیدنا عبداللہ بن ابی رواحہ، سیدنا کعب بن مالک اور سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہم تینوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس حال میں کہ وہ گریہ کناں تھے اور عرض کرنے لگے :یارسول اللہ !اللہ تعالیٰ نے (شعراء کے بارے میں) یہ آیت نازل فرمائی ہے اور وہ جانتا ہے کہ ہم بھی شاعر ہیں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا :اس کے بعد والی آیت پڑھو کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۱۷ (سوائے ان (شعرا) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے)۔آپ ﷺ نے فرمایا :اس آیت سے مراد تم لوگ ہو اور پھر (آیت کا اگلا حصہ) وَانْتَصَرُوْا ۱۸ اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد (ظالموں سے بزبانِ شعر) انتقام لیا، تلاوت کر کے فرمایا :اس سے مراد بھی تم لوگ ہی ہو۔ ۱۹

مرویات:

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مرویات کی تعداد بہت کم ہے، چوں کہ کسی بھی مسند میں آپ کی احادیث اکٹھی نہیں ملتی جس طرح باقی صحابہ کی مسانید ملتی ہیں، اس لئے آپ کی روایات تلاش کرنے میں کافی دقت پیش آتی ہے ۔محققین علوم الحدیث کی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ذیل میں ان سے مروی احادیث مع ترجمہ ذکر کی جاتی ہیں:

۱۔ **عن عبدالرحمن بن حسان بن ثابت عن أبيه قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم زوارات القبور.** ۲۰

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے باپ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

۲۔ **عن عبد الرحمن بن حسان بن ثابت الشاعر قال حدثني أبي حسان بن ثابت الشاعر قال قال رسول الله اهج المشركين وجبريل معک قال إن من الشعر حكمة.** ۲۱

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے باپ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: مشرکین کی ہجو کرو (یعنی ان کی مذمت میں اشعار پڑھو) اور جبرائیل علیہ السلام بھی (اس کام میں) تمہارے ساتھ ہیں اور فرمایا: بعض شعر پُر حکمت ہوتے ہیں۔

۳۔ **عن عبد الرحمن بن ثابت الشاعر حدثني حسان بن ثابت الشاعر قال قال رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يا حسان اهجهم وجبريل معک وقال إن من الشعر حكمة وقال لي إذا حارب أصحابي بالسلاح فحارب أنت باللسان.** ۲۲

سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے باپ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسان! مشرکین کی ہجو کرو اور جبرائیل علیہ السلام بھی (اس کام میں)تمہارے ساتھ ہیں، فرمایا: بعض شعر پُر حکمت

ہوتے ہیں،اورفرمایا: جب میرے صحابہ اسلحہ سے جنگ کریں تو آپ زبان سے جنگ کرو۔

۴۔ **عن سعید بن المسیب عن حسان بن ثابت رضی اللّٰہ عنه قال سمع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم رجلا وهو یقول اللهم إنی**

أعوذ بک من جهد البلاء فقال له یا عبداللّٰہ هل تدری ما جهد البلاء قال اللّٰہ ورسوله أعلم قال جهد البلاء کثرة المال والولد ۔۲۳

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یہ الفاظ کہتے سنا: " **اللهم إنی أعوذ بک من جهد البلاء**"،تو اسے فرمایا: عبداللہ! کیا **جهد البلاء** کے معانی جانتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: اللہ اوراس کا رسول بہتر جانتے ہیں! تو آپ ﷺ نے فرمایا: جهدالبلاء سے مراد ہے مال اور اولاد کی کثرت۔

۵۔ **عن حسان بن ثابت،قال :إنی لغلام یفعة ابن سبع سنین أو ثمان ، أعقل کل ما رأیت وسمعت ، إذا یهودی بیثرب یصرخ ذات غداة :یا معشر یهود فاجتمعوا إلیه وأنا أسمع ، قالوا :ویلک ما لک ؟ قال طلع نجم أحمد الذی ولد به فی هذه اللیلة . ۲۴**

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں سات یا آٹھ سال کے لگ بھگ تھا اور با سمجھ تھا، جب ایک روز یثرب میں ایک یہودی نے پکارا: یہودیو! تو سب اس کے گرد جمع ہو گئے اور میں بھی تھا، لوگوں نے کہا: ہمیں کیوں بلایا ہے؟ کہنے لگا: احمد (ﷺ) کا ستارہ نمودار ہوگیا ہے جو گزشتہ رات پیدا ہوگئے ہیں۔

۶۔ **وبلغنا عن حسان بن ثابت الانصاری أنه قال یا رسول اللّٰہ ان عندی عشرة آلاف فإن أنفقتها یکون لی أجر مجاهد فقال صلی اللّٰہ علیه وعلی آله وسلم فکیف بالحط والارتحال. ۲۵**

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ملتی ہے کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس دس ہزار ہیں اگر میں ان کو خرچ کر دوں تو کیا مجھے مجاہد کا اجر ملے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو پڑاؤ اور کوچ کا کیا ہوگا؟

۷۔ **أخرج الواقدی عن حسانَ بن ثابت رضی اللّٰہ عنه قال: حججت والنبی صلی اللّٰہ علیه وسلم یدعو الناس إلی الإسلام وأصحابه یعذّبون، فوقفت علی عمرَ یعذب جاریة بنی عمرو بن المؤمَّل، ثم ثبت علی زِنّیرة فیفعل بها ذلک۲۶**

امام واقدی رحمہ اللہ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں،وہ کہتے ہیں کہ میں حج کر رہا تھا اور نبی کریم ﷺ لوگوں کو اسلام کی دعوت دے رہے تھے اور ان کے صحابہ کو سزائیں دی جارہی تھیں، میں عمر (رضی اللہ عنہ) کے پاس رکا اور وہ بنو عمرو بن مؤمل کی لونڈی کو (اسلام قبول کرنے کی وجہ سے) سزا دے رہے تھے اور پھر زنیرہ کو سزا دینے لگے۔

۸۔ **عن الزُّهْرِیِّ عن سعید قال مرّ عمر بحسّان وهو یُنشد فی المسجد فلحظ إلیه فقال قد کنت أُنشد وفیه من هو خیر منک ۲۷**

امام زھری رحمہ اللہ، سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ

عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف (غصے) سے دیکھا تو حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں اس وقت بھی مسجد میں شعر پڑھا کرتا تھا جب آپ سے بہتر (نبی کریم ﷺ) یہاں موجود ہوتے۔

۹۔ عن الزُّهری قال أخبرنی أبو سلمة بن عبد الرحمن بن عوف أنه سمع حسّان بن ثابت الأنصاریَّ یستشهد أبا هریرة أَنْشُدُکَ اللّٰہ هل سمعت النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول یا حسّان أَجب عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اللّهمّ أَیِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قال أَبو هریرة نعم. ۲۸

امام زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف نے خبر دی کہ انہوں نے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو (ایک حلقہ میں) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو گواہ بنا کر کہتے ہوئے سنا: (ابوہریرہ!) میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اے حسان! میری طرف سے (کفار ومشرکین کو) جواب دو، اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے تمہاری مدد فرمائے گا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں! میں نے سنا ہے۔

۱۰۔ روی ابن سعدعن حسان بن ثابت رضی اللّٰہ تعالی عنه قال: حججت -أو قال اعتمرت- فرأیت بلالا فی حبل طویل یمده الصبیان وهو یقول: أحد أحد أنا أکفر باللات والعزی وهبل ونائلة وبوانة فأضجعه أمیة فی الرمضاء. ۲۹

ابن سعد رحمہ اللہ، سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں حج یا عمرہ کر رہا تھا اور میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں دیکھا کہ بچے ان کے گلے میں رسی ڈال کر کھینچ رہے تھے اور بلال رضی اللہ عنہ احد احد (اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے) کی صدا بلند کر رہے تھے اور (کہہ رہے تھے) میں لات، عزیٰ، ھبل، نائلہ اور بوانہ (بتوں سے) کفر کرتا ہوں، (یہ کہنے کی وجہ سے) امیہ نے ان کو تپتی ریت پر لٹایا ہوا تھا۔

۱۱۔ عن حسان بن ثابت یقول: حضرت بنیان الکعبة، فکأنی أنظر إلی عبد المطلب جالساً علی السور شیخ کبیر قد عصب له حاجباه حتی رفع إلیه الرکن، فکان هو الذی وضعه بیدیه، فقال: انفذ راشداً، ثم اقبل علی أبو جعفر فقال: إن هذا الشیء ما سمعنا به قط، وما وضعه إلا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم بیده، اختلفت فیه قریش فقالوا: أوّل من یدخل علیکم من باب المسجد فهو بینکم، فدخل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم، فقالوا: هذا الأمین، فحکموه، فأمر بثوب فبسط، ثم أخذ الرکن بیدیه، فوضعه علی الثوب، ثم قال: لتأخذ کل قبیلة من الثوب بناحیة، وارفعوا جمیعاً، فرفعوا جمیعاً، حتی إذا انتهوا به إلی موضعه أخذه رسول صلی اللّٰہ علیه وسلم فوضعه فی موضعه بیده ثم بنی علیه. ۳۰

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں کعبہ کی تعمیر کے وقت موجود تھا، کیا دیکھتا ہوں کہ عبد المطلب (جدّ النبی ﷺ) دیوار پر بیٹھے تھے اور بڑھاپے کی وجہ سے ان کی بھنوؤں پر پٹی بندھی ہوئی تھی، حجر اسود ان کی طرف بلند کیا گیا کیوں کہ وہی تھے جنھوں نے اسے نصب کرنا تھا۔ (عبدالمطلب) نے کہا: اس کو اس کی مناسب جگہ پر نصب کر دو۔ ابوجعفر (راوی) میری (حسان رضی اللہ عنہ) طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: یہ بات پہلے کبھی نہیں سنی! سننے میں تو آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود اپنے دست مبارک سے اس کو نصب کیا تھا کہ قریش میں اختلاف ہوگیا وہ کہنے لگے: جوکوئی مسجد میں سب سے

پہلے داخل ہوگا وہی فیصلہ کرے گا، تو سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے، سب کہنے لگے: یہ تو ''امین'' ہیں اور انہوں نے آپ کو حاکم بنادیا، آپ نے ایک چادر لانے کا حکم دیا اور اس کو بچھا کر حجر اسود کو اپنے ہاتھوں سے چادر پہ رکھتے ہوئے فرمانے لگے: ہر قبیلہ (کا سردار) چادر کا ایک ایک کنارہ تھام لے! تو ان سب نے (چادر) کو اٹھایا اور جہاں نصب کرنا تھا وہاں تک لے گئے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے (حجر اسود کو) اس کی مخصوص جگہ پر نصب کر دیا۔

حواشی:

۱۔ مسلم، مسلم بن حجاج القشیری، امام؛ الصحیح لمسلم، مکتبہ دارالسلام، ریاض، طبع ثانی ۲۰۰۰ء کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۲۴۸۹

۲۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، امام؛ الجامع الصحیح، مکتبہ دارالسلام، ریاض، طبع ثانی ۱۹۹۹ء، کتاب المغازی، باب حدیث الإفک، رقم الحدیث: ۳۹۱۰

۳۔ ایضاً، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکۃ، رقم الحدیث: ۲۳۱۳

۴۔ ایضاً، کتاب المناقب، باب من أحب أن لا یسب نسبہ، رقم الحدیث: ۳۵۳۱

۵۔ مسلم، مسلم بن حجاج القشیری، امام؛ الصحیح لمسلم، مکتبہ دارالسلام، ریاض، طبع ثانی ۲۰۰۰ء کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۲۴۸۹

۶۔ ایضاً، رقم الحدیث: ۲۴۹۰

۷۔ ایضاً، رقم الحدیث: ۲۴۸۵

۸۔ ترمذی، محمد بن عیسی، امام؛ جامع الترمذی، مکتبہ دارالسلام، ریاض، طبع ثانی ۲۰۰۰ء. ابواب الآداب، باب ما جاء فی إنشاد الشعر، رقم الحدیث: ۲۸۴۶؛ ابوداود، سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابی داود، مکتبہ دارالسلام، ریاض، طبع اوّل ۱۹۹۹ء، کتاب الادب، باب ما جاء فی الشعر، رقم الحدیث: ۵۰۱۵

۹۔ طحاوی، احمد بن محمد بن سلامۃ؛ شرح معانی الآثار، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔ ۲۹۷/۴

۱۰۔ مزی، یوسف بن الزکی، عبدالرحمن؛ تہذیب الکمال، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان، طبع اوّل ۱۹۸۰ء۔ ۲۱/۶

۱۱۔ ابن ابی الدنیا، عبداللہ بن محمد بن عبید؛ الاشراف فی منازل الاشراف، مکتبۃ الرشد، طبع اوّل ۱۹۹۰ء، الریاض، ۲۴۴/۱

۱۲۔ حاکم، محمد بن عبداللہ، امام؛ المستدرک علی الصحیحین، مکتبہ نزار مصطفی الباز، طبع اوّل ۱۴۲۰ھ، کتاب معرفۃ الصحابہ، رقم الحدیث: ۴۴۴۲

۱۳۔ ابن أبی شیبۃ، عبداللہ بن محمد بن أبی شیبۃ ابراہیم بن عثمان، حافظ؛ المصنف، دار الفکر، بیروت، لبنان۔ ۳۲۷/۲۱

۱۴۔ طحاوی، احمد بن محمد بن سلامۃ؛ شرح معانی الآثار، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔ ۲۹۸/۴

۱۵۔ مزی، یوسف بن الزکی، عبدالرحمن؛ تہذیب الکمال، موسسۃ الرسالۃ، طبع اول ۱۹۸۰ء، بیروت، لبنان۔ ۳۹/۳۵

۱۶۔ الشعراء: ۲۲۴:۲۶

۱۷۔ الشعراء: ۲۶: ۲۲۷

۱۸۔ ایضاً

۱۹۔ ابن اَبی شیبۃ ، عبد اللہ بن محمد بن اَبی شیبۃ ابراہیم بن عثمان، حافظ؛ المصنف ، دار الفکر، بیروت، لبنان۔رقم الحدیث: ۲۶۰۵۱، ۵/۲۷۷

۲۰۔ حاکم ، محمد بن عبداللہ ، امام ؛المستدرک علی الصحیحین ، مکتبہ نزار مصطفٰی الباز، طبع اوّل ۱۴۲۰ھ، کتاب الجنائز، رقم الحدیث: ۱۳۵۸

۲۱۔ سبکی، عبدالوہاب بن علی، طبقات الشافعیۃ الکبری، داراحیاء الکتب العربیۃ، بیروت۔لبنان۔۱/۲۲۳

۲۲۔ ابن عساکر، علی بن الحسن ، ابوالقاسم ؛ تاریخ مدینۃ دمشق، دارالفکر، بیروت ، لبنان۔۱۲/۱۷

۲۳۔ خطیب بغدادی، احمد بن علی بن ثابت؛ المتفق والمفترق ، دار القادری، طبع اوّل ۱۹۹۷ء، دمشق۔۳/۲۰۴۷

۲۴۔ بیہقی، احمد بن الحسین؛ دلائل النبوۃ ومعرفۃ احوال صاحب الشریعۃ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔۱/۱۱۰

۲۵۔ یحیی ابن حسین، امام؛ الاحکام۔المکتبۃ الشاملۃ ۳/۴۸۵

۲۶۔ ابن حجر، احمد بن علی؛ الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، دارالجیل، بیروت. طبع اول، ۱۴۱۲ھ/۷ ۶۶۴

۲۷۔ ابوداود، سلیمان بن اشعث ، امام؛ سنن ابی داود، مکتبہ دارالسلام ، ریاض، طبع ثانی ۱۹۹۹ء، کتاب الآداب؛ باب ماجاء فی الشعر، رقم الحدیث: ۵۰۱۳

۲۸۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، امام؛ الجامع الصحیح ، مکتبہ دارالسلام ، ریاض، طبع ثانی ۱۹۹۹ء، کتاب الصلٰوۃ؛ باب الشعر فی المسجد، رقم الحدیث: ۴۵۳

۲۹۔ بلاذری ، احمد بن یحیی، انساب الاشراف ، باب بلال بن رباح، دارالفکر، بیروت ، لبنان۔طبع اوّل ۱۴۱۷ھ، ۱/۲۱۰

۳۰۔ ابن اسحاق، محمد بن اسحاق بن یسار، سیرۃ ابن اسحاق؛ مکتبہ کونیہ، ترکی، ۱۹۸۱ء، ص ۸۸

☆☆☆